Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون ۲۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۷

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۵۰ پیسے

جلد ۶۹/۳۴	۵ صفر ۱۴۰۱ھ ۔ ۱۴ فتح ۱۳۵۹ ہش ۔ ۱۴ دسمبر ۱۹۸۰ء	نمبر ۲۸۲

جلسہ سالانہ پر تشریف لانیوالے احباب سے

چند ضروری گزارشات

۸۔ ربوہ میں چلتے پھرتے اسلامی آداب کے ماتحت ایک دوسرے کو السلام علیکم کہا کریں نیز مردوں اور عورتوں کی آمد و رفت کے لئے جو ہدایات جاری ہوں ان کی پوری پابندی کریں

۹۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جو احمدی تجارتی ادارے اشتہارات شائع کرتے ہیں یا اپنے ہوٹلوں کے نئے نام رکھتے ہیں ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے اشتہارات کی عبارت اور ہوٹلوں کے ناموں کے بارہ میں نظارت اصلاح وارشاد سے پہلے مشورہ کر لیں۔

۱۰۔ غیر از جماعت دوستوں کو دینی معلومات بہم پہنچانے کے لئے نظارت اصلاح وارشاد کی طرف رجوع کریں ان ایام میں مربیان سلسلہ قیامگاہوں کا دورہ کرتے ہیں۔ ان سے بھی دینی معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔ مربیان کرام وقفِ عارضی کے فارم بھی پُر کروائیں گے۔ احباب ان سے تعاون فرمائیں

۱۱۔ جلسہ گاہ کے قریب کاروں کی پارکنگ کے لئے محدود انتظام کیا گیا ہے۔ لیکن بہتر ہے کہ اگر کوئی عذر نہ ہو تو جلسہ گاہ میں پیدل تشریف لائیں تا پیدل چلنے والے بھائیوں کو سہولت رہے۔ نیز کاریں آہستہ چلائیں تا کہ گرد و غبار اڑ کر دوستوں کے لئے تکلیف کا موجب نہ بنے۔

۱۲۔ بازاروں میں چلتے پھرتے کھانا سخت معیوب امر ہے۔ حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اسے ناپسند فرمایا ہے۔ احباب کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے۔

۱۳۔ جلسہ گاہ کے قریب احباب کی سہولت کے لئے مندرجہ ذیل اداروں کے خیمہ جات نصب ہوں گے۔

(۱) تحریکِ جدید (۲) اخبار الفضل (۳) مجلس انصار اللہ

(۴) مجلس خدام الاحمدیہ (۵) وقف عارضی (۶) نظارت اصلاح وارشاد

(ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

اخبار احمدیہ

• ربوہ ۱۴ فتح / دسمبر۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضرت اقدس کو ابھی گردوں کی تکلیف ہے اور ضعف ہے

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے خاص فضل سے ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ کو صحت کامل عطا کرے۔ اور آپ کے تمام منصوبوں کو اپنی خصوصی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

• حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت و سلامتی سے رکھے۔ اور آپ کا بابرکت سایہ ہمارے سروں پر تادیر سلامت رکھے آمین

• مکرم امداد الرحمن صدیقی مربی سلسلہ عالیہ ضلع بہاولپور گزشتہ دو روز سے گردے میں انفکشن اور درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اور اس وقت بہاول وکٹوریہ ہسپتال کے سرجیکل وارڈ میں زیر علاج ہیں۔ طبیعت اب کچھ بہتر ہے احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ جلد شفا عطا فرمائے۔ اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔

عبد الخالق قائد قائد اعظم میڈیکل کالج بہاولپور

• خاکسار کے والد ماجد الحاج مولوی عزیز الرحمن صاحب منگلا انچارج مربی ضلع سرگودہا چار یوم سے بخار زکام درد کمر اور دانتوں کی تکلیف کی وجہ سے تکلیف میں ہیں۔ جماعت کے بزرگ اور بھائی اور بہنیں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو کامل شفایابی عطا فرمائے آمین

امۃ الحفیظ منگلا بنت
عزیز الرحمن منگلا۔ سرگودہا

نہایت ضروری اعلان
برائے انعامی تمغہ جات

۱۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ ۷۷-۱۹۷۶ء سے ۸۰-۱۹۷۹ء تک کے انعامات بطور طلائی و نقرئی تمغہ جات اجتماعات خدام الاحمدیہ مرکزیہ و لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں تقسیم فرما چکے ہیں۔ اب یہ تقریب انشاء اللہ العزیز جلسہ سالانہ پر منعقد ہوگی۔

۲۔ جملہ احمدی طلباء و طالبات کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ اب ۸۰-۱۹۷۹ء کے بعد ۸۱-۱۹۸۰ء تک جو بھی طالبہ یا طالب علم دنیا کے کسی بھی ملک میں کسی بھی بورڈ یا یونیورسٹی کے امتحان میں اوّل دوم سوم آئے وہ نظارت تعلیم کو بلا توقف فوری طور پر مطلع کر دے

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

پبلشر مسعود احمد ۔ پرنٹر ۔ ... مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۵ صفر ۱۴۰۱ھ
۱۴ فتح ۱۳۵۹ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مامُور من اللہ کی آواز پر لبیک کہنے کی بے اندازہ اہمیت

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں واضح فرمایا ہے کہ انسانوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی ہستی پر محض ایمان لانا ہی کافی نہیں ہے بلکہ ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اُس کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس کی پکار کا جواب دیں۔ چنانچہ فرماتا ہے:-

اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ۭ مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ يَّوْمَىِٕذٍ وَّمَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍ ۝
(الشوریٰ آیت ۴۸)

ترجمہ:- تم اپنے رب کی آواز کا (اس پر لبیک کہتے ہوئے) جواب دو پیشتر اس کے کہ وہ وقت آجائے جس کو اللہ کے مقابلہ میں لوٹانے والا کوئی نہیں۔ اس دن تمہارے لئے پناہ کی جگہ کوئی نہ ہوگی اور تمہارے لئے انکار کی گنجائش نہیں ہوگی۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ اللہ کی آواز سے کیا مراد ہے؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی آواز ہر ایک کو سنائی نہیں دیتی اور حکم اللہ کی آواز کا جواب دینے کا سب انسانوں کو دیا گیا ہے۔ اس سوال کا اللہ تعالیٰ نے خود جواب دیا ہے اور فرمایا یہ ہے کہ میرے مامور میری آواز ہیں۔ جب میرا مامور تمہیں آواز دے تو تمہارا فرض ہے کہ تم اس پر فوراً لبیک کہکر جواب دو۔ کیونکہ میرے مبعوث کردہ مامور کی آواز میری ہی آواز ہے۔ اسی لئے فرمایا:-

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝
(الانفال آیت: ۲۵)

ترجمہ:- اے مومنو! اللہ اور رسول کی بات سنو جبکہ وہ تمہیں زندہ کرنے کے لئے پکارے اور جان لو کہ اللہ انسان اور اس کے دل میں حائل ہے اور یہ کہ تم اُسی کی طرف زندہ کرکے لوٹائے جاؤ گے۔

اس آیت میں قابل غور امر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیتے وقت یہ نہیں فرمایا کہ "اللہ اور اس کے رسول کی آواز پر لبیک کہو جب وہ تمہیں پکاریں" بلکہ فرمایا یہ ہے کہ "اللہ اور رسول کی آواز پر لبیک کہو جب رسول تمہیں پکارے" یعنی لبیک کہنے کا حکم دیا اللہ اور رسول دونوں کی آواز پر اور آگے فرمایا یہ کہ جس وقت دونوں کی آواز پر لبیک کہو جب رسول تمہیں پکارے۔ یہ اس لئے فرمایا تاکہ ظاہر ہو کہ رسول کا پکارنا دراصل اللہ ہی کا پکارنا ہے کیونکہ رسول مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى کے تحت جب بھی پکارتا ہے خدا ہی کے حکم اور اسکی منشاء سے پکارتا ہے۔ اُس کی آواز پر لبیک کہنا فی الاصل خدا ہی کی آواز پر لبیک کہنا ہے اور اُس کی آواز پر کان نہ دھر کر روگردانی اختیار کرنا فی الاصل خدا کی آواز پر کان نہ دھر کر اسکی روگردانی اختیار کرنے کے مترادف ہے۔

اس آیت سے ایمان لانے والوں کے لئے مامور من اللہ کی آواز پر لبیک کہنے کی اہمیت ظاہر و باہر ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ایک اور آیت میں خبردار فرمایا کہ مامور من اللہ کا اپنے متبعین کو بلانا عام آدمیوں کے بلانے کی طرح نہیں ہوتا۔ وہ جب بھی انہیں بلاتا ہے خدا کے حکم سے بلاتا ہے اور چونکہ اس کا بلانا فی الاصل خدا کا بلانا ہوتا ہے۔ اس لئے جملہ متبعین کا فرض ہے کہ وہ فوراً لبیک کہتے ہوئے اُس کی خدمت میں حاضر ہوں۔ اگر وہ ایسا نہیں کریں گے تو یہ امر ان کے لئے مصیبت اور پریشانی کا موجب بن سکتا ہے۔ چنانچہ فرمایا:-

لَا تَجْعَلُوْا دُعَاۗءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاۗءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ۭ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّـلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝
(النور آیت ۶۴)

ترجمہ:- اے مومنو! یہ نہ سمجھو کہ رسول کا تمہیں آواز دے کر بلانا ایسا ہی ہے جیسا کہ تم آپس میں ایک دوسرے کو بلاتے ہو۔ اللہ اُن لوگوں کو جانتا ہے جو پہلو بچا کر چلے جاتے ہیں۔ پس جو رسول کے حکم کے خلاف عمل کرتے ہیں انہیں چاہئیے کہ اس بات سے ڈریں کہ وہ کسی آفت میں مبتلا نہ ہو جائیں یا انہیں دردناک عذاب نہ پہنچ جائے۔"

یہ سب آیات اس امر پر گواہ ہیں کہ ایمان لانے والوں کا یہ فرض ہے کہ خدا تعالیٰ کا مامور جب بھی انہیں آواز دے کر بلائے تو وہ بلا تامل و بلا توقف فوراً لبیک کہیں اور ہرگز ہرگز روگردانی کی راہ اختیار نہ کریں۔ ورنہ وہ عنداللہ قابل مواخذہ ہوں گے اور کچھ عجب نہیں کہ اصلاح اور تلافی نہ ہونے کی صورت میں مستحق عذاب بھی بن جائیں۔ العیاذ باللہ۔

عارضی شان

جان ہے تو جہان ہے اے دوست　　باقی سب داستان ہے اے دوست
ہر نیا روز عمر کا اپنی　　اِک نیا امتحان ہے اے دوست
"تندرستی ہزار نعمت ہے"　　کیا ہی سچّا بیان ہے اے دوست
مال ہے آنی جانی چیز فقط　　عارضی اِس کی شان ہے اے دوست
ساتھ دیتا ہے یہ اُسی دم تک
جب تلک جاں میں جان ہے اے دوست
گو کٹھن ہے حیات اِس کے بغیر　　اور یہ انسان کی آن ہے اے دوست
بھول جانا خُدا کو اِس کے لئے　　کافری کا نشان ہے اے دوست
حال دُنیا کا کیا بتائیں تجھے　　یہ عجب داستان ہے اے دوست
مختصر یہ کہ فی زمانہ حیات　　اِک کڑا امتحان ہے اے دوست
"وَقِنَا رَبَّنَا عَذَابَ النَّار"
یہی وردِ زبان ہے اے دوست
جیسے گزرے گی کاٹ ہی لیں گے　　زندگی ایک آن ہے اے دوست
مانگ ہر دم خُدا سے اُس کی اَماں　　سب کا وہ پاسبان ہے اے دوست
ذکرِ مولیٰ ہے موجبِ تسکیں　　نہ زن و دھن نہ دھان ہے اے دوست
تجھ سے راضی ترا خُدا ہے اگر　　راضی سارا جہان ہے
ہے خسارے میں تُو ہمیشہ جو وہ
تجھ پہ نامہربان ہے اے دوست

(محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ و فجی)

لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسی اصول کے تحت ہی ابلاغِ دین ممکن ہے

مکرم عبدالرؤف صاحب لودھی کوئٹہ

موجودہ میں اور بالخصوص گزشتہ چودھویں صدی کے دوران مادیت یا مادہ پرستی نے جتنی بھی ترقی کی ہے۔ وہ ہم سب کے سامنے ہے اور ایسا لگتا ہے کہ جیسے مادیت انسان کو پاتال کی طرف دھکیلنے میں لگی ہوئی ہو اور اس کی رنگینیاں فطری اقدار پر ایسی چھائی چلی جا رہی ہیں کہ انسانیت بے یارو مددگار حالت میں نظر آتی ہے ابلیس نے ہر طرف پنجے گاڑے ہوئے ہیں۔ طاغوتی طاقتیں مختلف قسم کے عجیب عجیب ہتھیاروں سے لیس نظر آتی ہیں۔ اس کے بالمقابل انسانی فطرت حیران و پریشان تن تنہا یوں خاموش کھڑی ہے جیسے اس کے منہ میں زبان نہ ہو۔ نیک اور بد میں تمیز کرنے کی کوئی حس باقی نہیں رہی بدیاں اندر سے خواہ کتنی ہی بدصورت کیوں نہ ہوں۔ مگر ایسے خوشنما لبادوں میں ملبوس ہیں کہ ان کے بالمقابل نیکیاں شرم کے مارے دہری ہوئی جا رہی ہیں الغرض نیکیوں کی جانب کسی کی نگاہ اٹھتی ہی نہیں۔ اِلَّا مَاشَاءَ اللّٰہ

آج کا انسان ان مادی رنگینیوں میں اتنا گہرا ڈوب چکا ہے کہ اب باہر نکلنے کی کوئی راہ نظر نہیں آتی۔ لیکن نہیں۔! اللہ تعالیٰ (جو کسی کا محتاج نہیں۔ اور اس کارخانۂ عالم کا ذرّہ ذرّہ اسی کے اشارے پر چل رہا ہے) کو یہ تمام تخریبی مادی کاروائیاں پسند نہیں اور حضرت آدمؑ سے لے کر آج تک کی تاریخ بتاتی ہے کہ مادیت اپنے اندر کسی نہ کسی رنگ میں دنیاوی ترغیبات رکھتی تو ضرور رہی ہے مگر بالآخر روحانیت کے مقابلے پر آ کر ہمیشہ منہ کی ہی کھاتی رہی ہے۔ کارخانۂ قدرت میں ایک سلسلہ انبیاء ایسا سلسلہ ہے جو ہمیشہ بدیوں پر جاری رہا ہے اور اسلحہ جلدی زنگ آلود ہوئے، کہ انسانی عقلیں شل ہو جاتی رہی ہیں۔ یعنی جب بھی گناہوں اور برائیوں نے زور مارا تو اس کے بالمقابل انبیاء علیہم السلام کی قوتِ قدسیہ نے اپنا کام دکھایا اگرچہ قوتِ قدسیہ بظاہر پہلے پہل بے یارو مددگار اور لاچار نظر آئی مگر اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل و تکمیل ہو کر رہی۔ اور اس حقیقت کے ثبوت ہر نبی کے دور میں ملتے رہے مگر اختصار کے لحاظ سے حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ اور سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ادوار کی مثالیں ہی کافی ہوں گی۔

یعنی جب حضرت موسیٰؑ نے فرعونی طاقتوں کو زیر و زبر کر دیا تو نیکی اور بدی میں جو فرق تھا وہ سامنے آگیا۔ حالانکہ حضرت موسیٰؑ کی پیدائش اور ان کا پلنا بڑھنا بظاہر ایک عجیب اور انوکھا واقعہ لگتا ہے۔ مگر ایسا ہو کر رہا۔ اسی طرح جب اہل یہود حضرت موسیٰؑ کے بعد پھر سے اپنی بُری حرکتوں پر اتر آئے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو ان کی تعلیم اور تربیت کے لئے اس دنیا میں نازل فرمایا۔ اس بات کی بھی تاریخ گواہی دیتی ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے اپنی اوائل زندگی کس بے چارگی کے عالم میں گزاری مگر انہوں نے بھی اپنی تعلیم و تربیت سے ثابت کر دیا کہ بدی کبھی بھی نیکی پہ حاوی نہیں ہو سکتی۔ مگر جب حضرت عیسیٰؑ کی قوم نے بھی چند صدیوں کے بعد یہودیوں کے نقشِ قدم پر چلنا شروع کیا۔ تو یوں کہیے کہ وہی حرکات شروع کر دیں جو اہل یہود کی ہوا کرتی تھیں تو اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان پر ایک عظیم احسان فرماتے ہوئے حضور خیر الانام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات کو صرف اہل یہود یا نصاریٰ کے لئے ہی نہیں بلکہ تمام عالم کی بھلائی اور بہبود کے لئے نازل فرمایا۔ اور دینِ اسلام کی جڑوں کو اتنا گہرا اور مضبوط بنایا کہ آپؐ کے بعد کسی اور شریعت کی ضرورت ہی نہ رہی۔

بلاشبہ شریعت تو وہی رہی اور انشاء اللہ رہے گی تاقیامت۔ مگر دینِ اسلام کی اتنی روشنی ہونے کے باوجود موجودہ دور میں یوں لگتا ہے جیسے تاریکی چھا چکی ہو اور دنیا کی فضا حبسِ دم کا شکار ہو رہی ہو۔ اس کی کئی وجوہات میں سے ایک بڑی وجہ جو سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ موجودہ دور کے دنیاوی تو رہے ایک طرف دینی دانشور بھی چمک دمک سے متاثر ہو رہے ہیں۔ اور ان کے اذہان اس تصور کو تسلیم کرنے لگے ہیں کہ دینِ اسلام پھیلانے کے لئے مادی قوتوں کی ازبس ضرورت ہے ان کے نظریہ میں مادی ہتھیاروں کے بغیر اسلام کا ابلاغ ہونا اب ناممکن ہے۔ حالانکہ اسلام کی ابتدائی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ صداقت کے جوہر مادیت کے سہاروں کے کبھی بھی مرہونِ منت نہیں ہوا کرتے۔ جو لوگ ایسا سوچتے ہیں انہیں یقیناً اللہ تعالیٰ کی بے پناہ قدرتوں پر واقعی خیر الماکرین ہونے پر انسانی تقویٰ بالایمان کے بااثر ہونے کا اندازہ نہیں۔ وہ تھڑدلے اور کم ہمت ہوتے ہوئے نظر آتے ہیں اور جب کسی کے ایمان اور تقویٰ میں تنزل آجاتا ہے تو اسے اپنے آپ پر اور اپنے ارادوں پر شبہ ہی رہتا ہے مقصد یہ کہ ایسے لوگوں کی فطری صلاحیتیں قریباً قریباً مردہ ہو چکی ہیں اور ایسے ہی لوگ اسلام کی روحانی تعلیم و تربیت کو اس زمانہ میں ناقابل عمل سمجھنے لگے ہیں۔ یہاں تک کہ اپنی اس خام خیالی کے جواز میں اپنے پیروکاروں میں بھی یہ مشہور کر دیا ہوا ہے کہ اسلام کا اگر بول بالا ہو سکتا ہے تو صرف تلوار کی نوک سے۔! لیکن افسوس کہ وہ نہیں جانتے کہ اسلام دین کے معاملے میں جبر کا ہرگز قائل نہیں۔ اسلام تو سراپا اخوت، صداقت اور ایمان کا دین رہا ہے اور یہ صفات ایسی ہیں جو اپنے اندر دلائل کا ایک بہت بڑا خزانہ رکھتی ہیں۔ یہ تیر و تفنگ، یہ جوہری توانائیاں ان حقیقی قوتوں پر نہ تو پہلے ہی کبھی حاوی ہو سکیں اور نہ آئندہ ہوں گی۔

یہ اعتراض اکثر مخالفین اسلام کے لبوں پر آیا کرتا ہے کہ اگر جہاد بالسیف سے اسلام دنیا میں نہیں پھیلا تو اوائل زمانہ میں ہی مسلمانوں نے تلوار سے کیوں کام لیا۔؟ اس کے جواب میں اوّلاً یہی ایک بات کافی ہے کہ اسلام نے ابلاغِ دین کے معاملہ میں مسلمانوں کو ہمیشہ لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ کی ہی تعلیم دی اور تاکید بھی کی اور تجربہ بھی یہی بتاتا ہے کہ دنیا میں کوئی دین اپنی اشاعت و تبلیغ کے لئے کسی قسم کی زبردستی یا تشدد کا متحمل نہیں ہو سکتا اور اس کے ثبوت تاریخ خود بخود دیتی رہی ہے۔ کہاں ہے وہ چنگیزیت و بربریت؟ کہاں ہے وہ فرعونیت؟ اور کہاں ہے وہ یزیدیت جنہوں نے بدیوں کے کھیل کھیلے تو ضرور مگر بالآخر نتائج کیا نکلے؟ یہی ناکہ نیکی اور راستی کا آج بھی بول بالا ہے مظلومیت کا سر اونچا چلا آ رہا ہے یعنی نہ تو کسی فرعونی طاقت نے کبھی فتح پائی اور نہ ہی تیر و تفنگ یا کسی قسم کے ہتھکنڈوں نے یا سیاسی مظالم نے کبھی سرخروئی حاصل کی۔ یہ کتنی عجیب مگر اظہر من الشمس حقیقت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی وحدت کا ایک سیدھا سادہ نظریہ اس وقت کی جاہل عرب قوم کے سامنے رکھا گیا۔ یعنی حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا کہ تمہارے یہ دیوی دیوتا تمہارے یہ بُت لات و عزیٰ و ہبل بے کار محض ہیں۔ تمہاری یہ بے راہ رویاں انسانیت کے کسی کام کی نہیں۔ ہاں! صرف اور صرف ایک اللہ تعالیٰ

کی ذات ہی ہے جو تمہاری فلاح و بہبود کی ضامن ہو سکتی ہے اور تمہیں اصل تہذیب کی راہ دکھا سکتی ہے تو جو سعید الفطرت لوگ تھے انہوں نے برملا آمَنّا وصَدَّقنا کہا۔ سوچنے کا مقام ہے کہ اس وقت حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں کونسی تلوار تھی۔ اس وقت آپؐ کے پاس کون سے ایٹم یا ہائیڈروجن بم تھے جن سے ڈر کر جاں نثاروں کی تعداد روز بروز بڑھنے لگی؟ الغرض ان دلوں حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت حمزہؓ، حضرت بلالؓ جیسے اصحاب کرام کے سامنے محسن عالم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تو کوئی دنیوی جاہ و جلال نہ تھا اور نہ ہی دنیا کا کوئی ایسا سامان حرب جو آپؐ کے ہاتھ میں دیکھ کر ان سب نے آمنّا و صدّقنا کہا ہو۔ حضرت عمرؓ کے اسلام لانے کا واقعہ تو ایسا ہے جو تاقیامت صفحات تاریخ پر چمکتا رہے گا کہ اسلام قبول کرنے سے قبل کہاں تو ان کا یہ جذبہ تھا کہ وہ حضور سرور کائناتؐ کا سر قلم کر کے ہی دم لیں گے اور کہاں ان کی اسلام قبول کرنے کے بعد فقر و غلامی رسول اللہؐ کی زندگی کے نمونے۔؟ اسی طرح حضرت بلالؓ کی زندگی بھی اپنی مثال آپ ہے۔ ان تاریخی حقائق کو کبھی چھپایا نہیں جا سکتا۔ اس وقت دین اسلام کے دنیاوی جاہ و جلال پیش آنے کا کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ کوئی یہ خیال کرے کہ حضرت بلالؓ کو (معاذ اللہ) غلامانہ زندگی کی صعوبتوں نے اس لئے مجبور کیا ہو گا کہ اسلام لانے کے بعد ان کے عیش ہی عیش ہوں گے۔ نہیں! بلکہ حضرت بلالؓ کو بھی صاف دکھائی دے رہا تھا کہ اسلام قبول کرنے کے بعد ان پر مصائب کے پہاڑ ٹوٹ پڑیں گے اور ایسا ہی ہوا بھی۔ کیونکہ ان کے مسلمان ہونے کے بعد ان کے ساتھ جیسے جیسے ظالمانہ سلوک ہوئے وہ تاریخ میں ایک نرالا مقام رکھتے ہیں۔ اور تو اور حضرت خالد بن ولید جیسے ماہر جنگجو کا ایک بار مسلمانوں کو شکست دے چکنے کے بعد اسلام قبول کرنے پر مجبور نہیں گیا تھا بلکہ انہیں خوب معلوم تھا کہ مسلمانوں کے پاس نہ تو جنگی سامان ڈھنگ کا تھا اور نہ ہی مسلمانوں کی تعداد اتنی تھی کہ اعدائے اسلام کے سامنے جم کر کھڑے ہو سکیں۔ آخر وہ کیا بات تھی جس نے ایسے عالم بے کسی کے باوجود ایسے ایسے نامور جاں نثاروں کو حضور خیر الانامؐ کے سایہ عاطفت کے نیچے لا کھڑا کیا؟ اور یہ بھی کہ انہوں نے اپنے آخری دموں تک اللہ اور اس کے رسولؐ کی جی بھر کر غلامی کی۔ اور ہر ایک نے حتی المقدور اپنے مالوں، اپنی جانوں اور دنیاوی شہرتوں اور عزتوں تک کو قربان کر دیا۔!

صاف ظاہر ہے کہ ان کی سمجھ میں یہ بات آ چکی تھی کہ جبر و استبداد کے بل بوتے پر کسی کے ذہن کو یا کسی کی آئیڈیالوجی کو تبدیل نہیں کیا جا سکتا اور وہ یہ جان چکے تھے کہ ان میں تبدیلی آ سکتی ہے تو فقط ایمان تقویٰ اور نیک اعمال کی طاقت سے۔ نہ کہ کسی تلوار یا تیر و تبر کے زور سے۔ یقیناً یہ کوئی جبر نہیں تھا کہ جس نے بھائی کو بھائی سے۔ باپ کو بیٹے سے۔ ماں کو بیٹی سے جدا کرایا ہو۔ بلکہ یہ سب روحانی تعلیم و تربیت تھی۔ جو ان کو دین فطرت کی طرف کھینچ لائی۔ لیکن اس کے برعکس عربوں کو اپنے باطل مذاہب اور کھوکھلے عقائد نے مجبور کیا کہ ان کی حفاظت کریں۔ لامحالہ انہیں اس کے سوا اور کوئی تدبیر نہ سوجھی کہ وہ اس "نئے دین" کو مٹانے کے لئے جبر و تشدد کا سہارا لیں، مظالم کی نت نئی راہیں اختیار کریں تاکہ یہ دین حق آئندہ کے لئے پھیلنے سے رک جائے چنانچہ مکہ معظمہ میں ابوجہل جیسے رؤسا کی طرف سے ایک سفاکانہ پروگرام مرتب ہوا کہ اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں کہ داعئ اسلامؐ کی ذات بابرکات کو ہی ختم کر دیا جائے تاکہ یہ تھوڑے سے بے سر و سامان مسلمان دل شکستہ ہو جائیں، ان کی ہمتیں پست ہو جائیں اور اکثریت کے جبر کے آگے جھک جائیں۔ لیکن ہوا کیا۔؟ ہوا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے آپؐ کو بچا لیا۔ اعداء نے قتل کرنے کے لئے آپؐ کا تعاقب بھی کیا۔ یہ تو تھی مخالفین اسلام کے ظلم و استبداد کی انتہا اور یہ تھی ان کے خطرناک ارادوں کی حد۔ ایسی صورت میں اسلام کے لئے اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں رہ گیا تھا کہ وہ ان بے جا مظالم کرنے والوں اور حقوق اللہ اور حقوق العباد غصب کرنے والوں کو سزا کے قرار واقعی دے۔ قانون کو ختم کر کے روز مرہ کے قتال کا قلع قمع کرے تو ایسی مدافعت کو بالآخر جنگوں کی صورت اختیار کرنی پڑی۔ مقصد یہ کہ اسلام نے دین کو پھیلانے کی غرض سے ہرگز کوئی جنگ نہ کی۔ البتہ دین اسلام اور اس کے ماننے والوں کو مدافعتی جنگ کرنے کی اجازت دی۔ اور آج بھی جتنی مہذب سے مہذب تر کہلانے والی قومیں اس دنیا میں ہیں وہ بھی ظالموں، قاتلوں انسانی حقوق کو غصب کرنے والوں اور بے راہ رو لوگوں کو کھلی چھٹی دینے پر ہرگز تیار نہیں بلکہ ایسے عناصر کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے ہر حکومت جدوجہد کرتی ہے۔ تاکہ جہاں انسانی قوانین کا احترام ہو وہاں قوانین ربانی بھی قائم رہیں

اسی بارے میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ مرزا غلام احمد قادیانی پہلے زمانے کے عربوں کی جاہلیت کا نقشہ کتنا صحیح کھینچتے ہیں کہ:۔

"سب عزتوں سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت ہے جس کا کل اسلامی دنیا پر اثر ہے۔ آپؐ ہی کی عزت نے پھر دنیا کو زندہ کیا۔ عرب جن میں زنا شراب اور جنگ جوئی کے سوا کچھ رہا نہ تھا اور حقوق العباد کا خون ہو چکا تھا۔ ہمدردی اور خیر خواہی نوع انسان کا نام و نشان تک مٹ چکا تھا اور نہ صرف حقوق العباد ہی تباہ ہو چکے تھے بلکہ حقوق اللہ پر اس سے بھی زیادہ تاریکی چھا گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ کی صفات پتھروں بوٹیوں اور ستاروں کو دی گئی تھیں۔ قسم قسم کا شرک پھیلا ہوا تھا۔ عاجز انسان اور انسان کی شرمگاہوں تک کی پوجا دنیا میں ہو رہی تھی۔ ایسی حالت مکروہ کا نقشہ اگر ذرا دیر کے لئے بھی ایک سلیم الفطرت انسان کے سامنے آ جاوے تو وہ ایک خطرناک ظلمت اور ظلم و جور کے بھیانک اور خوفناک نظارہ کو دیکھے گا فالج ایک طرف گرتا ہے مگر یہ فالج ایسا تھا کہ دونوں طرف گرا تھا۔ فساد کامل دنیا میں برپا ہو چکا تھا نہ بحر میں امن و سلامتی تھی اور نہ بر پر سکون و راحت اب اس تاریکی اور ہلاکت کے زمانہ میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے ہیں۔ آپؐ نے آ کر کیسے کامل طور پر اس میزان کے دونوں پہلو درست فرمائے کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو اپنے اصلی مرکز پر قائم کر دکھایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اخلاقی طاقت کا کمال اس وقت ذہن میں آ سکتا ہے جبکہ اس زمانہ کی حالت پر نگاہ کی جائے۔ مخالفوں نے آپؐ کو اور آپؐ کے متبعین کو جس قدر تکالیف پہنچائیں اور اس کے بالمقابل آپ نے ایسی حالت میں جبکہ آپؐ کو پورا اقتدار اور اختیار حاصل تھا۔ ان سے جو کچھ سلوک کیا وہ آپؐ کی علوّ شان کو ظاہر کرتا ہے۔

ابوجہل اور اس کے دوسرے رفیقوں نے کون سی تکلیف تھی جو آپؐ کو اور آپؐ کے جاں نثار خادموں کو نہیں دی۔ غریب مسلمان عورتوں کو اونٹوں سے باندھ کر مخالف جہات میں دوڑایا اور وہ چیری جاتی تھیں۔ محض اس گناہ پر کہ وہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پر کیوں قائم ہوئیں۔ مگر آپؐ نے اس کے مقابل صبر و برداشت سے کام لیا اور جب کہ مکہ فتح ہوا تو

لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ۔

کہہ کر معاف فرمایا۔ یہ کس قدر اخلاقی کمال ہے جو کسی دوسرے نبی میں نہیں پایا جاتا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ۔

غرض بات یہ ہے کہ اخلاق فاضلہ حاصل کرو کہ نیکیوں کی کلید اخلاق ہی ہیں۔"

(الحکم جلد ۱۲ شمارہ ۲۵ صفحہ ۵)

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ سالانہ اجتماع مجالس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

(۲)

(مرتبہ مکرم میر عبدالرشید صاحب تبسم مربی سلسلہ احمدیہ)

دوسرا دن ہفتہ —— یکم نومبر ۱۹۸۰ء

اجلاس سوم

ٹھیک تین بجے مکرم مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ کے زیر صدارت تیسرا اجلاس شروع ہوا۔ کارروائی کا آغاز مکرم مولوی لبشارت احمد صاحب بشیر کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ جس کے بعد مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے حضرت مصلح موعود کی ایک نظم پڑھ کر سنائی۔

اس کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے قرآن کریم کا درس دیا۔ آپ نے قرآن پاک کی آیت

اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی .... الخ

کی نہایت پر معارف اور لطیف تفسیر فرمائی اور مالوں اور جانوں کی قربانی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بتایا کہ اسی میں فوزِ عظیم کا راز مضمر ہے۔

درس قرآن کریم کے بعد حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے دو کبار صحابہ حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب اور حضرت مولانا شیر علی صاحب کی سیرت پر علی الترتیب محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد اور مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے نہایت لبصیرت افروز واقعات پر مشتمل تقاریر فرمائیں۔ مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے مکرم مولانا چراغ الدین صاحب کا مضمون بھی پڑھ کر سنایا تھا کیونکہ انہیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طلب فرما لیا تھا۔

اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب، محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب محترم ملک سیف الرحمان صاحب، محترم سید احمد علی شاہ صاحب اور مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب پر مشتمل ایک بورڈ نے حاضرین جلسہ سے سوالات کئے اور تسلی بخش جوابات نہ ملنے پر بعض سوالات کی وضاحت فرمائی۔

ساڑھے چار بجے ورزشی مقابلے ہوئے جن میں رسہ کشی، والی بال میوزک ریس اور ۱۰۰ گز کی دوڑ شامل ہے اس کے نتائج مندرجہ ذیل ہیں

رسہ کشی :- اوّل پنجاب دوم کراچی + سرحد والی بال اوّل ربوہ دوم پنجاب میوزک ریس اوّل منظور احمد صاحب قریشی لاہور دوم :- محمد یوسف صاحب حیدر آباد سوم :- محمد یوسف صاحب چک ۳۸ جنوبی ضلع سرگودھا

۱۰۰ گز کی دوڑ اوّل :- جمیل احمد صاحب طاہر ربوہ دوم :- نائب صوبیدار منظور احمد صاحب ربوہ سوم نذیر احمد صاحب ربوہ

اجلاس چہارم

رات آٹھ بجے اجلاس سوم کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو کہ مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری نے کی مکرم حکیم نذیر احمد صاحب نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی نظم

" جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا "

پڑھ کر سنائی۔ آٹھ بجکر دس منٹ پر مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی نے "انصار اللہ" کی ذمہ داریاں کے عنوان پر ایک مؤثر تقریر کی انصار اللہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ خلیفۂ وقت کی تحریکات پر نہ صرف خود عمل کریں بلکہ عمل کروائیں۔ خصوصاً قرآن کے انوار سے خود کو منور کر کے مجسم نور بن جائیں اور پھر معلم کی حیثیت سے ساری دنیا کو قرآنی علوم سے منور کر دیں۔

اس تقریر کے بعد ۸ بجکر ۴۰ منٹ پر مکرم حبیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ نے "تربیت اولاد" کے موضوع پر نہایت پُر مغز تقریر فرمائی۔

اس کے بعد ۸ بجکر ۵۴ منٹ پر مکرم ملک مبارک احمد صاحب نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق تبلیغ" کے عنوان سے تقریر فرمائی اس تقریر کے بعد رات ۱۰ بجے تک حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حالیہ بابرکت دورہ کی چند جھلکیاں حاضرین نے دیکھیں جو تازگی ایمان کا موجب

تیسرا دن، بروز اتوار ۲ر نومبر ۱۹۸۰ء

تیسرے دن کی ابتدا نماز تہجد کی باجماعت ادائیگی سے ہوئی جو کہ مکرم قاری عاشق حسین صاحب نے پڑھائی اس کے بعد نماز فجر ادا کی گئی۔ تہجد اور نماز باجماعت کی ادائیگی کے بعد اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی

اجلاس اوّل

صبح ۵ بجکر ۳۵ منٹ پر مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے قرآن کریم کا درس دیا اس کے بعد پندرہ منٹ تک مولوی غلام باری صاحب سیف نے حدیث کا درس دیا

بعد ازاں مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب نے بانی سلسلۂ عالیہ احمدیہ کے ملفوظات میں سے چند اقتباسات پڑھ کر سنائے۔ ۶ بجکر ۲۰ منٹ پر مکرم شیخ محمد حنیف صاحب آف کوئٹہ نے "عاجزی اور فروتنی" کے عنوان سے پندرہ منٹ تک تقریر کی۔ "تکبر اور بدظنی" کے عنوان سے سید احمد علی شاہ صاحب نے حاضرین کے سامنے تقریر کی اور ان برائیوں سے بچنے کی بڑے پُر اثر انداز میں تلقین کی

"ذکر حبیب"

سات بجکر پانچ منٹ پر مکرم قائد صاحب تعلیم کے زیر انتظام "ذکر حبیب" کے عنوان سے ایک پروگرام شروع ہوا جس میں ایک مقالہ مکرم مولانا محمد احمد صاحب جلیل نے پڑھ کر سنایا۔ اسی سلسلہ میں مکرم مولوی محمد حسین صاحب مربی سلسلہ جنہیں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے اصحاب میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہے نے تقریر فرمائی ۷ بجکر ۳۵ منٹ پر ناشتہ وغیرہ کیلئے وقفہ ہوا۔

اجلاس دوم

۹ بجکر ۱۵ منٹ پر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی صدارت میں اجلاس کی کارروائی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی۔ مکرم حافظ بشیر الدین صاحب عبیداللہ مرحوم نے تلاوت کی اس کے بعد مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے چند اشعار پڑھ کر سنائے۔

نو بجکر تیس منٹ پر مجلس سوال و جواب شروع ہوئی محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب مکرم ملک سیف الرحمان صاحب، محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد، مکرم پروفیسر نصیر احمد خان صاحب، اور محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے احباب جماعت کے مختلف مسائل پر کئے گئے سوالات کے نہایت تفصیل سے جوابات دیئے۔ یہ علمی معلومات کا سلسلہ تقریباً پونے گیارہ بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے نہایت پُر معارف صدارتی خطاب فرمایا۔ آپ نے آیت

مَن كَانَ يُرِيدُ الْعِزَّةَ ...... الخ

کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ عمل صالح کے بغیر تمام عزتیں ہیچ ہیں ہر قسم کی عزت خدا کیلئے ہے اور اسی کے اختیار میں ہے کہ وہ کسی کو معزز کرے۔ آپ نے فرمایا قرآن پڑھو اور اس پر عمل کرو لوگوں کو رحم کے ساتھ نصیحت کرو ہر نمازی ایک بے نماز کو ساتھ لانے کی کوشش کرے جلسہ سالانہ میں حسن پیدا کریں جلسہ کے اوقات میں اور خصوصاً نمازوں کے اوقات میں بازار بند ہونے ضروری ہیں۔ فرمایا ہمارے اس جلسے کی حیثیت عام میلوں کی طرح نہیں ہے اس لیے انصار کو چاہیئے کہ وہ بچوں کو یہ تلقین کریں کہ وہ تقاریر کے دوران صرف تقاریر ہی سنیں اس کے بعد باقی کام کریں تو اس میں بھی ایک لذت ہے۔

۱۱ بجکر ۱۰ منٹ پر حضور تشریف لائے مکرم قاری عاشق حسین صاحب نے تلاوت قرآن کریم فرمائی۔ ۱۱ بجکر ۲۰ منٹ پر مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی ایک نظم "فسبحان الذی اخزی الاعادی" خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی بعد ازاں مکرم ثاقب زیروی صاحب نے اپنی نظم بعنوان "وہ ایک شخص" پڑھ کر سنائی۔ جو آپ نے ایک افریقی دوست کے خط کو پڑھ کر اور اس سے متاثر ہو کر لکھی تھی۔

گیارہ بجکر ۴۰ منٹ پر حضرت اقدس نے اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے اسی طرح اعلیٰ کارکردگی پر ارشاد خصوصی تقسیم فرمائیں

۱۱ بجکر ۵۰ منٹ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب شروع فرمایا جو ایک بجے بعد دوپہر تک جاری رہا۔ اس بصیرت افروز خطاب کا خلاصہ الفضل ۱۶ر نومبر ۸۰ء میں شائع ہو چکا ہے۔

خطاب کے آخر میں حضور نے لمبی اور پُر سوز دعا کروائی۔ دعا کے بعد آپ نے فرمایا کہ چند دن کے بعد یہ صدی ختم ہو گی اور پندرہویں صدی شروع ہو گی اس صدی کے اختتام اور اگلی صدی کے استقبال کیلئے اٹھتے بیٹھتے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا ورد کرتے رہیں۔ حضور کی اس نصیحت کے بعد یہ اجلاس برخواست ہوا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نقشہ فرودگاہ مہمانانِ کرام جلسہ سالانہ

نمبر شمار	نام قیام گاہ	نام جماعت
۱	مہمان خانہ مردانہ دارالنصر	شیخوپورہ شہر و ضلع
۲	جدید پریس	پرائیویٹ قیام گاہ
۳	مدرسۃ الحفظ	آزاد کشمیر، مظفرگڑھ شہر و ضلع، میانوالی شہر و ضلع، بہاولپور ڈویژن، سکھر ڈویژن (خیرپور)
۴	جامعہ احمدیہ	نچلی منزل سرگودھا شہر و ضلع بالائی منزل حیدرآباد ڈویژن
۵	ناصر ہوسٹل جامعہ احمدیہ	پرائیویٹ قیام گاہ
۶	خیمہ جات احاطہ جامعہ احمدیہ	پرائیویٹ قیام گاہ
۷	مہمان خانہ مردانہ نزد مسجد اقصیٰ	بلاک نمبر ۱ فیصل آباد شہر و ضلع، گجرات شہر و ضلع " نمبر ۲ گوجرانوالہ شہر و ضلع، ملتان شہر و ضلع " نمبر ۳ جھنگ شہر و ضلع، ساہیوال شہر و ضلع، وہاڑی شہر و ضلع " نمبر ۴ لاہور شہر و ضلع، قصور شہر و ضلع، کیمبلپور شہر و ضلع، ضلع ہزارہ " نمبر ۵ جہلم شہر و ضلع
۸	اجتماعی خیمہ جات (احاطہ جامعہ احمدیہ)	ڈیرہ غازیخان شہر و ضلع
۹	ایوان محمود	سیالکوٹ شہر و ضلع
۱۰	دفاتر انصار اللہ	کراچی
۱۱	دفاتر وقف جدید	پشاور ڈویژن - ڈیرہ اسمٰعیل خان ڈویژن
۱۲	دفاتر صدر انجمن احمدیہ	کراچی
۱۳	دارالضیافت و مہمان خانہ کراچی	کراچی ڈویژن، کوئٹہ قلات ڈویژن، راولپنڈی شہر و ضلع
۱۴	خیمہ جات بالمقابل دارالضیافت	پرائیویٹ قیام گاہ
۱۵	خیمہ جات بالمقابل دفاتر صدر انجمن احمدیہ	پرائیویٹ قیام گاہ

(افسر جلسہ سالانہ)

لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ
(بقیہ صفحہ ۳)

اسی طرح حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے ایک اور جگہ یہ بھی فرمایا کہ " اسلام کی نسبت جو اعتراض کیا جاتا ہے کہ تلوار سے پھیلایا گیا ہے یہ بالکل غلط ہے اسلام نے تلوار اسی وقت تک نہیں اٹھائی جب تک کہ سامنے تلوار نہیں دیکھی۔ قرآن شریف میں صاف طور پر لکھا ہے کہ جس قسم کے ہتھیاروں سے دشمن اسلام پر حملہ کرے اسی قسم کے ہتھیار استعمال کرو۔ مہدی کے بارے میں کہتے ہیں کہ آکر تلوار سے کام لے گا۔ یہ صحیح نہیں۔ اب تلوار کہاں ہے جو تلوار نکالی جاوے پھر افسوس تو یہ ہے کہ باوجودیکہ مسیح ان لوگوں کے مسلمات کو تسلیم کرے گا اور فرشتوں کے ساتھ آسمان سے اترے گا مگر پھر بھی اس پر کفر کا فتویٰ دیا جائیگا جیسا کہ کتابوں سے ثابت ہے بلکہ ایک شخص اٹھ کر کہہ دیگا ان ھذا الرجل غیر دیننا"

(الحکم جلد ۱۲ شمارہ ۴۲ - جولائی ۱۹۰۸ء)

القصہ مختصر - آج جن جن ذرائع سے دین اسلام اور اس کے عقائد پہنچ رہے ہیں ان کا رد اسی قسم کے ذرائع سے ہونا چاہیئے یہ نہیں کہ کسی نے دین اسلام کی آئیڈیالوجی سے ذہنی اختلاف کیا تو اس کا سر قلم کر دیا جائے - اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اس طریق کی مخالف ہیں۔ ہاں اگر آج ضرورت ہے تو اپنے آپ میں سے بدیوں کے گند کو نکال پھینکنے کی ضرورت ہے - اپنے آپ کو صحیح معنوں میں اور فعال مسلمان بنانے کی ضرورت ہے کیونکہ کسی انسان کا کردار ہی دوسروں کیلئے قابل تقلید ہو سکتا ہے نہ کہ کسی کو جبر کے ساتھ منوایا جائے - ویسے بھی یہ بات قابل غور ہے کہ جبر کے ذریعہ اگر کسی کو کلمہ پڑھوا بھی دیا جائے تو اس کا یہ قبول اسلام کب تک قائم رہے گا۔ لامحالہ ایسی صورت میں وہ منافقانہ چال چلے گا جو دین کیلئے صاف کفر کی نسبت زیادہ خطرناک اور مضر ثابت ہوگا - وما علینا الا البلاغ۔

عالمگیر زبانوں کا اجلاس

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں مورخہ ۲۷ر دسمبر کی شام کو آٹھ بجے عالمگیر زبانوں کا اجلاس ہوگا

اس اجلاس میں بیرون پاکستان سے تشریف لانے والے مہمان اپنی اپنی زبانوں میں تقاریر فرمائیں گے

اس اجلاس میں شامل ہو کر اس کی رونق کو دوبالا کریں۔

(مہتمم تحریک جدید
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری اعلان

جو احباب جلسہ سالانہ کے موقع پر عارضی دوکانیں لگانے کے خواہشمند ہوں ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ دوکانوں کی نوعیت اور جس قدر جگہ ان کو درکار ہوگی اس سے خاکسار کو ۱۸/۱۲/۸۰ تک مطلع فرماویں۔

احباب اس امر کو نوٹ فرمالیں کہ جلسہ سالانہ کے موقع پر گولبازار کی دوکانوں سڑکوں کے درمیان جو پلاٹس ہیں ان میں امسال عارضی دوکانیں نہیں لگائی جارہیں۔

(ناظم بازار)

دعائے مغفرت

۱- خاکسار کے بڑے ہمزلف نسبتی مکرم مولوی رحمت اللہ صاحب اثرپوری حال ساکن ملک پور کمارے تحصیل ننکانہ ضلع شیخوپورہ ۲ر دسمبر کو ساڑھے پانچ بجے صبح وفات پا گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

موصی ہونیکی وجہ سے جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں ۳ر دسمبر کو بعد نماز عصر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی مرحوم پابند صوم وصلوٰۃ اور دعاگو تھے نماز تہجد کے بھی پابند تھے۔ وفات کے دن بھی نماز تہجد پڑھ کر لیٹے اور چند منٹ کے بعد اپنے مولیٰ حقیقی کے حضور حاضر ہوگئے

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین

(سید عبد السلام
کارکن دفتر رشتہ ناطہ نظارت اصلاح وارشاد ربوہ)

۲- مکرم خلیل احمد صاحب مجاہد ولد ماسٹر محمد الدین صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ گوجرہ مورخہ ۲۹ر نومبر بروز ہفتہ اچانک حرکت قلب بند ہونیکی وجہ سے انتقال کر گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحوم بے حد غیرت دینی رکھنے والے تھے - چندوں میں باقاعدگی اور اطاعت ان کا شعار تھا - مرحوم کی تدفین مقامی قبرستان میں عمل میں آئی۔ نماز جنازہ بعد از نماز عشاء چوہدری نور احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ گوجرہ نے پڑھائی

قارئین الفضل سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے

(عبد الباسط طارق سیکرٹری تحریک جدید
جماعت احمدیہ گوجرہ)

درخواستِ دعا

برادرم مکرم جناب عزیز محمد خان صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ ضلع بہاولپور کئی دنوں سے متواتر بخار، ضعف، درد شکم و دیگر عوارض سخت بیمار چلے آرہے ہیں علاج معالجہ جاری ہے تاحال صحت نہیں ہوئی احباب دعا فرمائیں کہ خداوند تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ بخشے

(سلطان محمد خان لودھی یوسف آباد بیرون لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹنڈروں کی طلبی کا نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لیے زیر دستخطی کو منظور شدہ ٹھیکیداران بلڈنگز ڈیپارٹمنٹ سے جنہوں نے کیلنڈر سال ۱۹۷۹ء کے لیے انہماتجدید/ اندراج فیس جمع کرادی ہو۔ فیصد آئیٹم ریٹ ٹنڈر دوبارہ مطلوب ہیں۔ یہ ٹنڈر سربمہر حالت میں ۸۰/۱۲/۱۵ کو ۲ بجے بعد دوپہر تک وصول کیے جائیں گے۔ ٹنڈر کمپوزٹ شیڈول آف ریٹس ۱۹۷۹ء کی بنیاد پر ٹنڈروں کی وصولی کی تاریخ تک سٹینڈنگ ریٹ کمیٹی کی طرف سے جاری شدہ ترامیم کے ساتھ جو کہ یکم جولائی ۱۹۷۹ء سے لاگو ہیں اور ایسی آئیٹموں کے لیے جو کہ کمپوزٹ شیڈول آف ریٹ ۱۹۶۴ء میں شامل نہیں ہوتے وصول کئے جائیں گے۔ ٹنڈر موقعہ پر موجود ٹھیکیداروں یا ان کے مجاز نمائندوں کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔ خالی ٹنڈر فارم ۸۰/۱۲/۱۵ کو ۱۱ بجے قبل دوپہر تک دفتری اوقات میں جاری کیے جائیں گے۔ ٹنڈر علیحدہ علیحدہ سربمہر حالت میں لفافہ پر باقاعدہ تحریر شدہ نام کام اور نام ٹھیکیدار کے ساتھ پیش کرنا ہوں گے۔

بغیر زرضمانت کوئی ٹنڈر قابل قبول نہیں ہوگا زرضمانت بصورت چالان خزانہ یا ڈیپازٹ ایٹ کال ہوگا زیر دستخطی کسی یا تمام ٹنڈروں کو بغیر وجہ بتلائے مسترد کر دینے کے مجاز ہوں گے بذریعہ تار/ مشروط/ مشکوک کوئی ٹنڈر قابل غور نہیں ہوگا۔

نمبر شمار	نام کام	اندازاً لاگت	زرضمانت	مدت تکمیل
۱	پنجاب میں فیلڈ اسسٹنٹس کے دفتر مع رہائش گاہ کی تعمیر			
۱	واقع چک نمبر سٹھی ولانہ	۵۰,۰۰۰/-	۱,۰۰۰/-	۲ ماہ
۲	" " " نو سمال	۵۰,۰۰۰/-	۱,۰۰۰/-	۲ "
۳	" " " بدر	۵۰,۰۰۰/-	۱,۰۰۰/-	۲ "
۴	" " " کوڈے کوٹ	۵۰,۰۰۰/-	۱,۰۰۰/-	۲ "
۵	" " " بھوجی کوٹ	۵۰,۰۰۰/-	۱,۰۰۰/-	۲ ماہ
۶	" " " مان وینس	۵۰,۰۰۰/-	۱,۰۰۰/-	۲ "
۷	" " " چک ویرو والی	۵۰,۰۰۰/-	۱,۰۰۰/-	۲ "
۸	" " " ناصر پور کلاں	۵۰,۰۰۰/-	۱,۰۰۰/-	۲ "
۹	" " " میانہ حصیرہ	۵۰,۰۰۰/-	۱,۰۰۰/-	۲ "
۱۰	" " " مالا	۵۰,۰۰۰/-	۱,۰۰۰/-	۲ "
۱۱	" " " اوچی	۵۰,۰۰۰/-	۱,۰۰۰/-	۲ "
۱۲	" " " رتو کالا	۵۰,۰۰۰/-	۱,۰۰۰/-	۲ "
۱۳	" " " بچہ کلاں	۵۰,۰۰۰/-	۱,۰۰۰/-	۲ "
۱۴	" " " ۶۷/ اے/ این بی	۵۰,۰۰۰/-	۱,۰۰۰/-	۲ ماہ
۱۵	" " " ۹۶/ این بی	۵۰,۰۰۰/-	۱,۰۰۰/-	۲ "
۱۶	" " " ۱۰۷/ ایس بی (بقایا کام)	۵۰,۰۰۰/-	۱,۰۰۰/-	۲ "
	توسیع وزرعی ڈویلپمنٹ پروجیکٹ			
	(۱) فراہمی ایکسپرٹنل سیلوریج مع (Collecting ٹینک اور واٹر سپلائی سسٹم برائے رہائشی جگہوں بہ سلسلہ آفیسرز/ ملازمین واقعہ سرگودھا ۲۴,۰۰۰/- روپے (۲) فراہمی واٹر و سیلوریج بسلسلہ تعمیر ADAPTIVE ریسرچ فارم سرگودھا (۴۰,۰۰۰/- روپے)	۶۴,۰۰۰/- روپے	۱,۶۸۰/- روپے	۳ ماہ

ایگزیکٹو انجینئر فسٹ پراونشل بلڈنگز ڈویژن سرگودھا

I.P.L 7075

شارٹ ٹنڈر نوٹس

زیر دستخطی کو مندرجہ ذیل شرائط پر خواہشمند حضرات سے ٹنڈر مطلوب ہیں۔ یہ ٹنڈرز سربمہر حالت میں زیادہ سے زیادہ ۸۰/۱۲/۲۸ کو ۱۱ بجے صبح تک بھیج دیں۔

(i)۔ سربمہر پیشکش کل لاگت پیشکش کے ۲٪ کے مساوی ڈیپازٹ ایٹ کال/ بنک ڈرافٹ بحق ایگزیکٹو انجینئر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن سرگودھا کے ساتھ وصول کی جائیں گی۔

(ii)۔ چیئرمین ڈویژنل ڈسپوزل کمیٹی سرگودھا ڈویژن سرگودھا کی طرف سے پیشکش بغیر وجہ بتلائے مسترد بھی کرسکتے ہیں۔

(iii)۔ پیشکش کی منظوری پر کامیاب بولی دہندہ کو کل لاگت بولی کا ۱/۴ حصہ موقع پر جمع کرانا ہوگا۔ اور بقایا کل رقم سات دنوں کے اندر اندر جمع کرانے کے بعد سات دنوں کے اندر اندر ڈیلیوری حاصل کرنا ہوگی۔ ناکامی کی مدت میں بولی منسوخ تصور ہوگی اور جمع شدہ رقم ضبط کرلی جائے گی۔

(iv)۔ مشروط پیشکشیں ناقابل قبول۔

(v)۔ آرٹیکلز کسی روز کاروباری اوقات میں ۸۰/۱۲/۲۶ تک دیکھی جاسکتی ہیں۔

(vi)۔ ٹنڈر فیس ۵۰/- روپے فی ٹنڈر ہے۔

(vii)۔ نیلام کردہ آرٹیکلز کیلئے بڈ شیڈول کی فراہمی کیلئے ادا کرنا ہوں گے۔

نمبر شمار	آئیٹموں کی تفصیل	ٹنڈر کے اجراء کی تاریخ	ٹنڈر کی نیلامی کی وصولی کی تاریخ	زرضمانت بحق ایگزیکٹو انجینئر پی ایچ ایس ڈویژن سرگودھا
۱	انجنوں، موٹروں، پائپس، ٹیسٹنگ مشینوں، ڈرل مشینوں، برک میکنگ مشینوں، جنریٹنگ سیٹس، لوونگ رگ کنکریٹ مکسر، روڈ رولر، کلورینیشن پلانٹ بریکٹ فیز برائے پارٹس، پینٹس، آر سی سی پائپس وغیرہ کی زیر مرمت آرٹیکلز۔	۸۰/۱۲/۲۲	۸۰/۱۲/۲۸	کل لاگت بڈ کا ۲٪
۲	قابل مرمت اچھی حالت آرٹیکلز، سمبر سیبل پمپ سیمی روٹری پمپ، کلورینیشن پلانٹ، کمرشیڈ سینٹری فیوگل پمپ، ورٹیکل الیکٹرک موٹریں، ہیلیچ پمپ ٹاربیز پینل الیکٹرک موٹریں، سنگل فیز موٹریں، ڈسچارج ہیڈ بریکٹ فیز وغیرہ	۸۰/۱۲/۲۷	۸۰/۱۲/۲۸	کل لاگت پیشکش کا ۲٪

ایگزیکٹو انجینئر

پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن سرگودھا

I.P.L 7071

CURES - کیورز

کیا ہیں ؟

۱۔ ان میں حیرت انگیز شفا کیوں ہے ؟

۲۔ پرانی ضدی امراض کیوں کر ختم ہو سکتی ہیں ؟

۳۔ آپریشن سے بچانے والے نسخے ؟

ان تمام معلومات کیلئے "کیورٹیو سسٹم" کا لٹریچر مفت حاصل کریں

کیورٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان لاہور۔ کراچی ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

پیٹ کی تمام بیماریوں کیلئے

ہاضموں رجسٹرڈ

نصرت دواخانہ گولبازار ربوہ

جلسہ سالانہ کے ایام میں:- روزنامہ الفضل کا دفتر عارضی طور پر جلسہ گاہ کے قریب منتقل ہو جائے گا۔ احباب الفضل سے متعلقہ امور کے سلسلہ میں ان دنوں وہاں تشریف لائیں اور ڈپنا خریداری نمبر بھی نوٹ کر کے ضرور ہمراہ لائیں۔ یہ نمبر آپ کے پتہ کی چٹ پر درج ہوتا ہے۔ بہتر ہے کہ آپ الفضل کا ایک پرچہ ہی ساتھ لیتے آئیں تا کہ آپ کا قیمتی وقت ضائع نہ ہو۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قابلِ تقلید مثال و درخواستِ دعا

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کے بیرونی ممالک میں دوروں کے نتیجہ میں جماعت کو جو ثمرات اور برکات حاصل ہو رہی ہیں۔ ان میں سے ایک برکت یہ بھی ہے۔ کہ والدین کو اپنے بچوں کی چھوٹی عمر سے ہی اسلامی تعلیم کے مطابق تعلیم و تربیت کی طرف توجہ ہو رہی ہے۔ ایک تازہ مثال دعا کی غرض سے درج ہے

عزیزم مطیع الرحمٰن ابن ڈاکٹر خلیل الرحمٰن صاحب امریکہ نے ساڑھے پانچ سال کی عمر میں قرآن مجید ناظرہ مکمل پڑھ لیا ہے الحمد للہ۔ امریکہ میں اتنی کم عمر میں کسی بچے کے قرآن مجید ناظرہ مکمل پڑھنے کی یہ بہت اعلیٰ مثال ہے۔ اللھم زد فزد

یہ بچہ حضرت صوفی مطیع الرحمٰن صاحب مرحوم سابق مبلغ امریکہ کا پوتا اور شیخ محمد اسحٰق صاحب فیصل آباد کا نواسہ ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام احمدی بچوں کو اسلام اور احمدیت کا مخلص خادم بنائے۔ آمین

ظہور احمد (ناظر دیوان)

اجلاس سٹینڈنگ فنانس کمیٹی

[سٹینڈنگ] فنانس کمیٹی کا اجلاس مورخہ ۲۵/۱۲ بروز جمعرات ۹½ بجے صبح نظارت [علیا] میں ہونا قرار پایا ہے۔ ممبران کرام سے بروقت اجلاس میں شمولیت کی درخواست ہے۔ ایجنڈا بذریعہ ڈاک بھجوا دیا گیا ہے۔

(سیکرٹری سٹینڈنگ فنانس کمیٹی)

ضروری معذرت } ۶ دسمبر ۱۹۸۰ء کو پریس میں خرابی کی وجہ سے ربوہ میں اخبار الفضل تقسیم نہیں ہو سکا۔ ادارہ امید کرتا ہے کہ احباب کرام اس قسم کی مشکل صورت حال میں حسب معمول تعاون فرماتے رہیں گے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

کلامِ ظفر

مجموعۂ کلام مولانا ظفر محمد صاحب ظفر سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ

تبصرہ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

"میں نے شروع سے آخر تک یہ تمام کلام پُر لطف اور پُر مغز پایا ہے۔ ممکن نہیں کہ انسان اس پر محض سرسری نظر ڈالتے ہوئے گزر جائے۔ کئی مقامات پر ٹھہر کر اطمینان سے اسی طرح لطف اندوز ہونا پڑتا ہے۔ جیسے حسین قدرتی مناظر انسان کے قدم تھام لیتے ہیں۔ ایک بھی نظم ایسی نہیں جو بے مقصد شاعری یعنی شاعری برائے شاعری کے ضمن میں آتی ہو۔ اور حقیقت اور خلوص سے عاری ہو۔ زبان بھی نہایت سلیس اور ہلکی پھلکی ہے۔ سوائے اس کے کہ معانی کا دقیق و مشکل عربی اور فارسی کے الفاظ کے استعمال پر مجبور کر رہا ہو۔ طرزِ بیان نہایت دلنشین۔ فارسی اردو اور عربی پر برابر دسترس ماشاء اللہ

یہ مجموعۂ کلام علم و فضل کا ایک مرقع اور ایک خوشنما پھولوں کا گلدستہ ہے۔ جسے آپ کے خلوص اور ایمان نے ایک عجیب تازگی اور مہک عطا کر دی ہے۔

مرزا طاہر احمد"

دو سو صفحات آرٹ پیپر معہ دیدہ زیب ٹائیٹل قیمت -/۱۴ روپے جلسہ سالانہ پر ہر کتب فروش سے طلب فرمائیں

منصور احمد ظفر احمد نگر

(انعامی تمغہ جات بقیہ صفحہ اوّل)

اطلاعات نظارت تعلیم میں زیادہ سے زیادہ ۲۰/۱۲/۸۰ تک پہنچ جانی چاہئیں۔

۳۔ ضروری ہوگا کہ اس سلسلہ میں متعلقہ بورڈ یا یونیورسٹی کے ذمہ دار افسر کی طرف سے سرٹیفکیٹ امیر صاحب جماعت متعلقہ کی وساطت سے اور ان کی رپورٹ کے ساتھ بھجوایا جائے۔

۴۔ اس سرٹیفکیٹ میں صراحت سے ذکر ہو کہ طالبہ یا طالب علم مذکور نے کل اتنے نمبروں میں سے اتنے نمبر حاصل کرکے اوّل دوم یا سوم پوزیشن حاصل کی ہے۔ شائع شدہ نتیجہ کی فوٹوسٹیٹ کاپی بھی حتی الوسع ضرور بھجوائی جائے۔

۵۔ طالبات جو صرف طالبات میں اول دوم یا سوم پوزیشن بورڈ یا یونیورسٹی میں حاصل کریں۔ وہ بھی ان انعامی تمغہ جات کی مستحق ہونگی۔ بشرطیکہ وہ کل طلباء اور طالبات میں پہلی بیس پوزیشنوں کے اندر آتی ہوں۔ اس امر کے لئے بھی تصدیقی سرٹیفکیٹ آنا ضروری ہے۔

۶۔ بی اے/ بی ایس سی آنرز (سہ سالہ کورس) کے طلباء ان تمغہ جات کے تب مستحق ہوں گے۔ اگر وہ بی اے/ بی ایس سی کے متعلقہ مضمون کے امتحان میں اول دوم یا سوم آنے والوں کے کم از کم برابر فی صدی مارکس حاصل کریں۔ انہیں اس بارہ میں بھی حسب بالا بورڈ یا یونیورسٹی سے سرٹیفکیٹ بھجوانا ضروری ہوگا۔

۷۔ اطلاع دینے والے طلباء اپنا پورا پتہ لکھیں۔ نیز فون نمبر بھی۔ جس پر ان سے رابطہ ہو سکتا ہو۔ (اگر ایسا ممکن ہو)

۸۔ امیدواران انعام کا (جو اپنے نام بھجوائیں) فرض ہوگا کہ وہ زیادہ سے زیادہ ۲۲/۱۲/۸۰ تک نظارت تعلیم سے رابطہ پیدا کریں۔ تا انہیں انعامات کے بارے میں آخری فیصلے نیز دیگر ضروری معلومات سے مطلع کر دیا جائے۔

(ناظر تعلیم ربوہ)

پندرھویں صدی کے پہلے

جلسہ سالانہ

میں شمولیت آپ کو مبارک ہو

مشہور دواخانہ ۔ گوجرانوالہ ربوہ

(حکیم نظام جان مرحوم والا)

قاضی دواخانہ چک چٹھہ رجسٹرڈ حافظ آباد گوجرانوالہ

کی طرف سے جلسہ سالانہ کے موقع پر اقصیٰ روڈ ربوہ پر دماغی اور جلدی امراض کے مریضوں کے علاج اور مشورہ کے لئے تشریف لاویں۔

دواخانہ امراض دماغی

ربوہ رجسٹرڈ ربوہ

جی آیاں نوں

ہم اپنے کرم فرماؤں کی جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر مرکز میں تشریف آوری کے لئے چشم براہ ہیں اور بمسرت اعلان کرتے ہیں کہ ہر قسم کی اندرون و بیرون ملک ٹکٹنگ۔ ری بکنگ۔ ری کنفرمیشن۔ ری روٹنگ و دیگر ہوائی سفر سے متعلقہ خدمات کے لئے ہم سے رجوع فرمائیں۔ اور جہاں تک ممکن ہو واپسی ٹکٹ بھی ہم سے خرید فرما کر اپنے ادارہ کی حوصلہ افزائی فرما دیں۔ آپ کی خدمت میں ہر وقت پیش پیش آپ کا اپنا ادارہ

احمد برادرز جی ایس اے 1.A گولبازار ربوہ فون نمبر ۵۵۵

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

(۱) جلسہ پر انڈوں کی پیٹی مارکیٹ سے کم ریٹ پر

(۲) سویابین حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کے مطابق جس کا استعمال انتہائی مفید ہے۔

حاصل کرنے کے لئے جلد رابطہ قائم کریں

قمر احمد عطاء

۲۲/۶ دارالرحمت شرقی الف ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴